Popular Front of India

G-78,2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindi Kunj, Noida Road, New Delhi- 110025

fb: https://www.facebook.com/PopularFrontofIndiaOfficial/ website: www.popularfrontindia.org

email: popularfrontmail@gmail.com Tel: 011- 29949902

پریس ریلیز

۳۰/جولائی ۲۰۱۹

نئی دہلی

پاپولرفرنٹ کی قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۹ میں تبدیلی کی تجویز

پاپولرفرنٹ آف انڈیا کے جنرل سکریٹری ایم محمد علی جناح نے قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۹ کے مسودے کے لیے کچھ مشاہدات وتجاویز پیش کی ہیں۔انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل کے ذریعہ ملک کے عوام کے سامنے پیش کردہ قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۹ کا مسودہ وقت کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے ملک کے موجودہ تعلیمی نظام کے تجزیے اورنظر ثانی کی ایک کوشش ہے۔اس مقصد کے تحت حکومت مسودے میں جو تبدیلیاں چاہتی ہے وہ نہ تو ممکن ہیں اور نہ ہی درست۔گرچہ داخلہ، مساوات، جوابدہی، کم خرچ اور معیار کو مسودے کے بنیادی اصولوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، تاہم مسودے میں مذکور متعدد تجاویز، سفارشات اور اعتراضات کے متعلق سوالات اور تشویش اب بھی باقی ہیں۔اس مسودے پر نظر ثانی کر کے محض قدیم ہندوستان ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے متوسط اور جدید دور کے مفکرین وماہرین کے تعاون کو سامنے رکھتے ہوئے مسودے میں سب کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔محمد علی جناح نے حکومت سے حتمی مسودہ تیار کرتے وقت تنظیم کی درج ذیل تجاویز پر غور کرنے کی درخواست کی۔

ہندوستانی زبانوں کا فروغ یقیناً ایک قابل قدر قدم ہے لیکن اس کو لازمی نہیں کیا جانا چاہئے۔طلبہ کو اپنی بنیادی اور میڈیم کی زبان کے ساتھ ساتھ دیگر زبانیں بھی چننے کی آزادی دی جانی چاہئے۔

تین زبانوں کا فارمولہ لازمی نہیں کیا جانا چاہئے اور طلبہ کو زبان چننے کی آزادی ہونی چاہئے۔

محروم طبقات کو واقعی طور پر ملک کے مرکزی دھارے سے جوڑنے اور تعلیم کے میدان میں ان کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے دستور میں مقرر کردہ مثبت کاروائیوں کو پالیسی میں ضرور شامل کیا جانا چاہئے۔

ابتدائی سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کے ڈھانچے کو آبادی کے مطابق قائم کیا جانا چاہئے اور ملک کے پسماندہ علاقوں کو ترجیح دی جانی چاہئے۔

ہمارے دستور میں مذکور اور رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے مطابق ۶ سے ۱۴ سال کے تمام شہریوں کو تعلیم فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

لہٰذا تعلیم کو مزید پرائیویٹ کرنے کے قوانین سے بچنے اور سرکاری سیکٹر کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

تعلیمی اعتبار سے کمزور طبقات کو قومی تعلیمی دھارے میں لانے کے اصول کے تحت کالجوں اور یونیورسٹیوں کی انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کلاسوں میں داخلے کے موجودہ معیار میں ترمیم کی جانی چاہئے۔تعلیمی معیار امیدواروں کے اہلیتی معیار کا صرف ۶۰ فیصد ہونا چاہئے۔بقیہ ۴۰ فیصد میں امیدواروں کی پسماندگی کو ضلع اور قوم کی پسماندگی اور خاندان کی کم آمدنی کی بنیاد پر دیکھا جانا چاہئے۔

حکومت کے ذریعہ تسلیم شدہ مدارس درحقیقت اندرون قوم تعلیمی خدمات ہیں اور قومی تعلیمی کوششوں میں لمبے عرصے تک بنیادی خدمات انجام دیتے آئے ہیں۔مدارس کو مجوزہ راشٹریہ شکشا آیوگ کے دستور، اس جیسی مجالس اور قومی تعلیمی خاکہ میں مناسب طریقے سے پیش کیا جانا چاہئے۔

ڈاکٹر محمد شمعون

ڈائرکٹر، رابطہ عامہ

مرکز، پاپولرفرنٹ آف انڈیا، نئی دہلی